رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۲۸ ۴۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

فیض علی صابر منیجر

البدر

(محمد افضل) (ایڈیٹر)

نمبر ۷ || قادیان دارالامان ۶ - مارچ ۱۹۰۳ء مطابق ۶ - ذوالحجہ ۱۳۲۰ ہجری بروز جمعہ || جلد ۲

مسلسل ڈائری

گذشتہ اشاعت سے آگے

بقیہ ۲۸ جنوری ۱۹۰۳ء

وجودی مذہب اور اس کا رد

جالندھر سے ایک صاحب تشریف لائے ہوئے تھے انہوں نے عرض کی کہ وہاں وجودیوں کا بہت زور ہے حضرت اقدس نے فرمایا کہ اصل میں ان لوگوں کا اباحتی رنگ ہے دہریوں میں اور انمیں بہت کم فرق ہے ان کی زندگی بے قیدی کی زندگی ہوتی ہے خدا کے حدود اور فرائض کا بالکل فرق نہیں کرتے۔ نشہ وغیرہ پیتے ہیں ناچ رنگ دیکھتے ہیں زنا کو اصول سمجھتے ہیں

ایک دفعہ ایک وجودی میرے پاس آیا اور کہا کہ میں خدا ہوں اُسنے ہاتھ آگے بڑھایا ہوا تھا میں نے اس کے ہاتھ پر زور سے چٹکی کاٹی حتی کہ اس کی چیخ نکل گئی تو میں نے کہا کہ خدا کو درد بھی ہوا کرتا ہے اور چیخ بھی نکلا کرتی ہے +

انسان خدا کی صورت پر

پھر نووارد صاحب نے بیان کیا کہ وہ کہا کرتے ہیں کہ انسان کو خدا نے اپنی صورت پر بنایا ہے۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ توریت میں یہ ذکر ہے اس کا مطلب ہے کہ تخلقوا باخلاق اللہ یعنی خدا نے چاہا ہے کہ انسان خدا کے اخلاق پر چلے جیسے وہ ہر ایک عیب اور بدی سے پاک ہے یہ بھی پاک ہو جیسے اس میں عدل۔ انصاف اور علم کی صفت ہے یہی اس میں ہو اس لیے اس خلق کو احسن تقویم کہا ہے لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم جو انسان خدائی اخلاق اختیار کرتے ہیں وہ اس آیت سے مراد ہیں اور اگر کفر کرے تو پھر اسفل السافلین اس کی جگہ ہے +

وجودیوں سے جب بحث کا اتفاق ہو تو اول ان سے خدا کی تعریف پوچھنی چاہیے کہ خدا کسے کہتے ہیں اور اس میں کیا صفات ہیں وہ مقرر کر کے پھر اُنسے کہنا چاہیے کہ اب ان سب باتوں کا تم اپنے اندر ثبوت دو۔ یہ نہیں کہ جو وہ کہیں وہ سنتے چلے جاؤ اور ان کے پیچ میں آجاؤ بلکہ سب سے اول ایک معیار خدائی قائم کرنا چاہیے بعض ان میں سے کہا کرتے ہیں کہ ابھی ہمیں خدا بننے میں کچھ کسر ہے تو کہنا چاہیے کہ تم بات نحو جو کامل ہو گذرا ہے اُسے پیش کرو۔ اسمقام پر میر ناصر نواب صاحب نے ایک عمدہ لطیفہ کہا کہ اگر وہ جواب دیویں کہ وہ مرگیا ہے تو کہنا چاہیے کہ کمبختو کیا خدا بھی مرا کرتا ہے -

یہ ایک ملحد قوم ہے۔ تقوے۔ طہارت صحت نیت پابندی احکام بالکل نہیں۔ تلاوت قرآن نہیں کرتے ہمیشہ کافیاں پڑھتے ہیں۔ اسلام پر یہ بھی ایک مصیبت ہے کہ آج کل جس قدر گدی نشین ہیں وہ تمام قریب قریب اس وجودی مشرب کے ہیں سچی معرفت اور تقوے کے ہرگز طالب نہیں ہیں اسی مذہب میں دو شے خدا کے بہت مخالف پڑی ہیں ایک تو کمزوری دوسری ناپاکی - یہ دونوں خدا میں نہیں ہیں اور سب وجودیوں میں پائی جاتی ہے۔ لطف کی بات ہے کہ جب کسی وجودی کو کوئی بیماری سخت مثل قولنج وغیرہ کے ہو تو اس وقت وہ وجودی نہیں ہوا کرتا۔ پھر اچھا ہو جاوے تو یہ خیال آیا کرتا ہے کہ میں خدا ہوں +

مورخہ ۲۹ جنوری ۱۹۰۳ء پنجشنبہ

سیر

آج کی پانچوں نمازیں حضرت اقدس نے اپنے وقت وقت پر باجماعت ادا کیں اور سیر کے لیے بھی آپ تشریف لائے مولوی نور احمد صاحب از لودی ننگل اپنی پنجابی نظم جو کہ انہوں نے چند ایک منکرین کے رد میں لکھی تھی سناتے رہے۔ جھوٹ چونکہ آج کل اس الہی سلسلہ کے دشمنوں کی عام عادت ہو گئی ہے اسپر حضرت اقدس نے فرمایا کہ جھوٹ جیسا۔ لعنتی کام اور کوئی نہیں اور پھر خصوصًا وہ جھوٹ جو کہ آبرو۔ عزت وغیرہ پر ہوتا ہے جس پیٹ سے ایسی ایسی باتیں نکلا کرتی ہیں اوسے نفس کہتے ہیں +

اس کے بعد اسی آبرو کے مضمون پر حضرت اقدس نے اپنے خون کے مقدمہ میں ایک واقعہ بیان کیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو ہر ایک کی آبرو حتی کہ اپنے دشمن کی آبرو داری کا بھی کسقدر خیال ہے آپنے ارشاد فرمایا کہ اس قتل کے مقدمہ میں ہمارا ایک مخالف

تکلیف برداشت دیں۔

گواہ کی وقعت کو عدالت میں کم کرنے کی نیت سے ہمارے وکیل نے چاہا کہ اس کی ماں کا نام دریافت کرے مگر میں نے اُسے سوال کرنے سے روکا اور کہا کہ ایسا سوال نہ کرو جس کا جواب وہ مطلق دے ہی نہ سکے اور ایسا داغ ہرگز نہ لگاؤ جس سے اُسے مفر نہ ہو حالانکہ ان ہی لوگون نے میرے پر جھوٹے الزام لگائے۔ جھوٹا مقدمہ بنایا افترا باندھا اور قتل اور قید مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نکیا میری عزت پر کیا کیا حملے کر چکے ہوئے تھے اب بتلاؤ کہ میرے پر کونسا خوف ایسا طاری تھا کہ مین نے اپنے وکیل کو ایسا سوال کرنے سے روکدیا صرف بات یہ تھی کہ مین اس بات پر قائم ہون کہ کسی پر ایسا حملہ نہ ہو کہ واقعی طور پر اس کے دل کو صدمہ دیوے اور اُسے کوئی راہ مفر کی نہ ہو +

اس پر ایک مخلص خادم نے عرض کی کہ حضور میرا دل تو اب بھی خفا ہوتا ہے کہ یہ سوال کیون اس پر نکیا گیا آپ نے فرمایا کہ میرے دل نے گوارا نہ کیا۔ اُس نے پھر کہا کہ یہ سوال ضرور ہونا چاہئے تھا آپ نے فرمایا کہ **خدا نے دل ہی ایسا بنایا ہے تو بتلاؤ مین کیا کرون**

اخلاق فاضلہ ایک صاحب آمدہ از جالندھر نے عرض کی کہ حضور وہان شحنہ ہند نے بہت سے آدمیون کو روک رکھا ہے اس کا کیا علاج کرین فرمایا صبر کرو۔ ایسا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین لوگ تو آپ کی مذمت کیا کرتے تھے مگر آپ ہنس کر فرمایا کرتے کہ ان کی مذمت کو کیا کرون میرا نام تو خدا نے اول ہی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) رکھدیا ہوا ہے اسیطرح خدا تعالے نے مجھے بھی الہام کیا جو کہ آج سے ۲۲ برس پیشتر کا براہین مین چھپا ہوا ہے یحمدك الله یعنی خدا تیری تعریف کرتا ہے۔ جھوٹ ایسی شے ہے کہ آخر ایک درجہ پر اگر انسان اُس سے تھک جاتا ہے پھر اگر خدا توفیق دیوے تو توبہ کرتا ہے۔ ورنہ اسیطرح نامراد مر جاتا ہے +

ظہر اس وقت آپ نے تشریف لاکر تھوڑی دیر مجلس کی بعض وقت مثانہ سے جو کنکر وغیرہ تکلیف دیکر پیشاب کی طرح نکلتے ہین ان کی بنسبت فرمایا کہ نرسبی ۳ رتی اور وائٹم اپیکاک کا استعمال اس کے واسطے بہت مفید ہے اور چاول وغیرہ لیسدار اشیاء کا استعمال نہ کرنا چاہئے یہی لیس منجمد ہو کر کنکر بنجاتی ہے پھر فرمایا کہ میرے والد صاحب کو بھی یہ مرض رہی ہے وہ صبر کی گولیان استعمال کیا کرتے تھے بہت مفید ہین اس مین صبر۔ سہاگہ۔ بزرا لنج۔ فلفل۔ دار فلفل وغیرہ

عصر اس وقت ایک خط کے ذریعے سے خبر ملی کہ جہلم مین اب پھر کرم دین کا ارادہ مقدمہ کا ہے اور وہ نگرانی کرانا چاہتا ہے حضرت اقدس نے فرمایا کہ گھبرانا نہ چاہیئے یہ تو خدا کے عجائبات ہین سے

ہر بلا کین قوم را حق دادہ است
زیر آن گنج کرم بنہادہ است

ما ننسخ من آیۃ کا نقشہ فرمایا صبح کو ایک الہام ہوا تھا میرا ارادہ ہوا کہ لکھ لون۔ پھر حافظہ پر بھروسا کر کے نہ لکھا آخر وہ ایسا بھولا کہ ہر چند یاد کیا مطلق یاد نہ آیا در اصل یہی بات ہے ما ننسخ من آیۃ او ننسہا نات بخیر منہا او مثلہا +

قبل از عشا جہلم سے مقدمہ کی فیصلہ کی نقل منگوائی گئی تھی اس وقت وہ حضرت اقدس سنتے رہے۔ کسی نے کہا کہ اس پر ہم نالش کر سکتے ہین۔ حضرت نے فرمایا کہ ہم نالش نہین کرتے یہ تو اسرار الہی ہین ایک برس سے خدا نے اس مقدمہ کو مختلف پیرایون مین ظاہر کیا ہے ابھی کیا معلوم کہ وہ اس کے ذریعے سے کیا کیا اظہار کریگا معلوم ہوتا ہے کہ یہ نعل مقدر خدا کی طرف سے تھا۔ قانون کے ذکر پر فرمایا کہ واضعان قانون نے بڑی دانشمندی سے کام لیا ہے کہ مذہبی امور کو دنیاوی امور سے الگ رکھا ہے کیونکہ مذہبی عالم کی باتون کا دار و مدار تو آخرت کے متعلق ہوتا ہے نہ کہ دنیا کے متعلق +

تصرف الہی مقدمات کے مضمون کی نسبت فرمایا کہ میرا اپنا اصول یہ ہے کہ بدتر سے بدتر انسان بھی اگر مقدمہ کرے تو اس مین تصرف اللہ ہی کا ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ جو چاہتا ہے اس سے فیصلہ لکھواتا ہے انسان پر بھروسا شرک ہے بلکہ اگر ایک بھیڑیے کے پاس بھی مقدمہ جاوے تو اس کو خدا سمجھ عطا کر دے گا +

مورخہ ۳۰ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء بروز جمعہ

آج فجر۔ ظہر اور عصر کی نمازین حضرت اقدس نے اپنے اپنے وقت پر باجماعت ادا کین۔ مغرب اور عشا کی نماز بوجہ بارش کے جمع کر کے ادا کی گئین۔ عشا سے قبل اسی لیے کوئی مجلس نہین ہوئی۔ اور جمعہ بھی چھوٹی مسجد مین آپنے ادا کیا +

عصر اس وقت آپنے آکر ارشاد فرمایا کہ جو الہام مجھکو بھول گیا تھا آج یاد گیا ہے اور وہ یہ ہے ان اللہ مع عبادہ یواسیك یعنی اللہ اپنے بندون کے ساتھ ہے اور تیری غمخواری کرے گا نیز اس وقت آپنے دو خوابین سنائین جو کہ قبل ازین البدر جلد ۲ صفحہ ۳۲ پر زیر عنوان تازہ حالات شایع ہو چکی ہین

مورخہ ۳۱ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء بروز شنبہ

آج کی پانچون نمازین حضرۃ اقدس نے اپنے اپنے وقت پر باجماعت ادا کین بوجہ بارش و کیچڑ آج سیر بند رہی اور عصر اور عشا سے قبل آپنے مجلسین کین +

عصر ایک خط آمدہ از جہلم کے ذریعے سے کرم دین نے ایک اور مقدمہ حضرت اقدس پر لائبل دائر کیا ہے اور اس مین دکھایا ہے کہ کتاب مواہب الرحمن مین میرے حق مین سخت الفاظ شایع کئے گئے ہین اسپر آپنے فرمایا کہ اب یہ ان لوگون کی طرف سے ابتدا ہے کیا معلوم کہ خدا تعالے ان کے مقابلے مین کیا کیا حیلین اختیار کرے گا یہ استغاثہ ہم پر نہین بلکہ اللہ تعالے پر ہے +

معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگون کا منشا مقدمہ کر کے تھکا دینے کا ہے اور الہام ان اللہ مع عبادہ یواسیك اسی کے متعلق ہی معلوم ہوتا ہے اور ساکرمك اکراماً عجباً سے معلوم ہوتا ہے کہ جیسے جیسے یہ لوگ ایذا دینگے خدا تعالے کی کارروائی شدت سے ہوگی ہماری جماعت ایمان تو لاتی ہے مگر اصل مین سارا ایمان نشانون پر ہوتا ہے اور گو انسان محسوس نکرے مگر اس کے اندر ایک حصہ کمزوری کا ہوتا ہے جب تک وہ دور نہ ہو تو اعلی مراتب اور رویت اللہ کا درجہ نہین ملتا اب خدا تعالے وہ کمزوریان بذریعہ نشانات کے دور کرنا چاہتا ہے کہ جماعت ترقی کرے اب وہ پہلا وقت نہین رہا بلکہ ایک اور طرح کا رنگ آ گیا ہے۔ ان اللہ علی نصرھم لقدیر اب اللہ تعالے کی نظر سے صادق کاذب۔ خائن اور مظلوم پوشیدہ نہین ہے۔ یہ ہونا چاہئے کہ سب گروہ متفق ہون جیسے جنگ احزاب مین ہوئے تھے جسے بچہ بچہ جانتا ہے۔ خواب مین جو یہ دکھایا گیا کہ شیر کو مارا ہے اس سے پتہ لگتا ہے کہ کوئی عظیم الشان کام ہے اب یہ ارضی بات نہین ہے سب کچھ خدا نے چاہا ہے اور یہ ایک سر مکتوم ہے مین نے خواب دیکھا ہے کہ جماعت نے کہا ہم پکڑے گئے احوالہ خواب دیکھو البدر صفحہ ۳۲ جلد ۲۔ ممکن ہے کہ کوئی ایسا وقت اور ایسی بات آ دے کہ جماعت کو یاس حاصل ہو اب وہ وقت ہے کہ خدا اپنے ہاتھ سے لڑے گا یہ وہی وقت ہے جس کی طرف اشارہ ہے

بقیہ ڈائری

مورخہ ۱۳ فروری ۱۹۰۳ء
(گذشتہ اشاعت سے آگے)

حضرۃ اقدس - خدا تعالےٰ نے کبھی یہ نہیں کیا کہ اطمینان کا صرف ایک ہی طریق رکھا ہو کسیکو کسی طرح اور کسی کو کسی طرح حاصل ہوتا ہے دیکھئے موسیٰ علیہ السلام کے وقت اور رنگ تہا اور مسیح علیہ السلام کے وقت اور پھر پیغمبر خدا صلعم کو اور رنگ کے معجزات دیے حضرۃ موسیٰ کے ساتھ جو اون کے اصحاب تھے انہوں نے سونٹے وغیرہ کے معجزات دیکھے مسیح علیہ السلام کے ساتھ جو حواری تھے انہوں نے وہ دیکھا جو موسےٰ کے اصحاب نے نہ دیکھا تہا پھر جو وقت پیغمبر خدا کو ملا - آپ معجزات اوسی وقت کے مناسب حال تھے -

بیشک وہ شخص بڑا کذاب ہے جو نرا دعوی کرتا ہے اور تائیدی نشان اور معجزات اپنے ساتھ نہیں لاتا ہان معجزات مداری کا کھیل نہیں کہ جو کچھ اس سے مانگا اُس نے جھٹ ڈکر دے یا تھیلی میں سے نکالکر دکھا دیا ایسے سوال آنحضرۃ صلعم سے بھی ہوئے کہ آسمان پر جاؤ مردوں کو زندہ کر کے دکھاؤ کہ وہ تمہاری صداقت کی شہادۃ دیویں - سونے کا گھر بناؤ وغیرہ مگر اس سب کا جواب آنحضرت نے یہ دیا کہ سبحان ربی اس سے معلوم ہوا کہ اقترا ابھی پیش نہیں جاتے - ادب سے انسان کو مودب ہونا چاہیئے نشان اس قسم کے ہوتے ہین کہ انسان ان کی مثل لانے پر قادر نہیں ہو سکتا - سو ایسے نشان ہم نے نزول المسیح مین لکھے ہین اور ایک طریق سے دیکھا جاوے تو یہ نشان کئی لاکھ موجود ہین آپ ایکدو دن ٹھہرین اور دیکھ لیوین +

محمد یوسف صاحب - اجی جناب مین ٹھیر کر کیا کرونگا - اکیلا آدمی ہون اور یہان یہ جوش وخروش معلوم ہوتا تو کسی سے نہین مگر ایسا ہی لگتا ہو تو مین ابھی تار دیکر اپنے دوستوں کو بلا لیتا ہون -

ناظرین پر واضح ہو کہ اس اثنا مین جبکہ ہمارے جوشیلے احمدی بھائی نے اُس سائل کو غیر تمندانہ جواب دیا تہا تو حضرت اقدس نے انکو چپ کروا دیا تہا پھر محمد یوسف صاحب کے اس اعتراض پر فرمایا +

حضرۃ اقدس یہ تقاضائے محبت ہے کچھ اور نہین - محبت مین ایسا ہوا کرتا ہے آنحضرت صلعم کے وقت مین بھی اس کی نظیر دیکھی جاتی ہے کہ ابوبکر جیسا شخص جو کہ نہایت درجہ کا مودب تہا جب اس کے سامنے ایک شخص سر بر آوردہ شخص نے رسول اللہ صلعم کی ڈاڑھی کو ہاتھ لگا کر کہا کہ تو نے ان مختلف لوگوں کا جتھا بنا کر جو عرب کی قوم کا مقابلہ کرنا چاہا یہ غلطی ہے تو حضرۃ ابوبکر بڑے اس وقت بڑے غصہ مین آگئے اسی کہا امصص بظر اللات (یہ عرب مین ایک گالی ہے)

آپ کو اس بات کا علم نہین ہے کہ یہ کس قدر نقصان برداشت کر کے یہان بیٹھے ہوئے ہین - محبت ہے جس نے بٹھایا ہوا ہے آپ نو وارد اور بہ قابل احترام

اس عرصے مین محمد یوسف صاحب کا جوش بھی کم ہو گیا تو پھر آپ نے استفسار فرمایا +

حضرۃ اقدس - اچھا اب یہ بتلاؤ کہ عزم مصمم کر لیا ہے کہ دو تین روز یہان رہو -

محمد یوسف صاحب - اسوقت نہین کل تبلا سکتا ہو

حضرۃ اقدس - میرا منشائیہ ہے کہ آپ دور و دراز سے تکلیف سفر برداشت کر کے آئے ہین تو کچھ تھوڑی سی واقفیت ہو جاوے ہمین تو بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ تشریف لائے +

محمد یوسف صاحب - کچھ اور امور بھی قابل دریافت تھے مگر وہ مین دریافت کر چکا ہون اور اطمینان ہو گیا ہے

حضرت اقدس - مین نصیحت کرتا ہون کہ آپ ۳ دن ضرور ٹھہرئے اگر کچھ اور بھی پوچھنا ہے تو آہستہ آہستہ پوچھ لیجئے آمدن بہ ارادت رفتن باجازت ۳ دن ضرور ٹھہریے -

محمد یوسف صاحب - مین تعبۃ نہین کرتا حنفی المذہب ہون - شرک سے سخت متنفر ہون - اگر یہان کوئی ایسا امر ہوتا جو شرکین مین ہوا کرتا ہے تو مین آپ سے ملاقات بھی نکرتا اور اوسی وقت اُلٹے پاؤن واپس جاتا +

اس کے بعد حضرت نے جماعت کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ اگر کوئی مہمان آوے اور سب وشتم تک بھی اُس کی نوبت پہونچے تو تم کو چاہیئے کہ چپ کر رہو - جس حال مین کہ وہ ہمارے حالات سے واقف نہین ہے نہ ہمارے مریدوں مین وہ داخل ہے تو کیا حق ہے کہ ہم اُس سے وہ ادب چاہین جو ایک مرید کو کرنا چاہیئے یہ بھی انکا احسان ہے کہ نرمی سے بات کرتے ہین - خدا کرے کہ ہماری جماعت پر وہ دن آوے کہ جو لوگ محض ناواقف ہین اگر وہ آوین تو بھائیوں کی طرح سلوک کرین بھلا ان لوگون کو کیا پڑی ہے کہ تکلیف اوٹھا کر کچی سڑک پر دھکے کھاتے آتے ہین پیغمبر خدا فرماتے ہین کہ زیارت کرنے والے کا حق ہے کہ جو چاہے کہے ہمارے لئے تلخی کرنا معصیت ہے ان کا اسی لئے ٹھہراتا ہون کہ یہ غلطی رفع ہو - بھائیوں کی طرح سلوک کیا کرو اور پیش آیا کرو - پیغمبر خدا نے فرمایا ہے کہ زیارت کرنے والیکا تیرے پر حق ہے کہ اگر مہمان کو ذرا بھی رنج ہو تو وہ معصیت مین داخل ہے -

مورخہ ۱۹ فروری ۱۹۰۳ء پنجشنبہ

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت اپنے اپنے وقت پر ادا کین سیر کے لئے آپ تشریف لائے اور قبل از نماز بھی مجلس فرمائی - دیگر اوقات مین کوئی مجلس قابل ذکر نہین ہوئی

سیر

حضرۃ اقدس تشریف لائے تو آتے ہی آپ نے محمد یوسف صاحب نو وارد مہمان سے دریافت فرمایا کہ کیا آپ نے توقف کا ارادہ کر لیا ہے +

محمد یوسف صاحب - آج تو ضرور ہی ٹھہرونگا

حضرۃ اقدس - ہم آپ کو کنارہ مین دینگے - خود بھی دیکھنا اور دوسرون کو بھی دکھانا +

پھر آپنے محمد یوسف صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا مین نے بہت غور کیا ہے جب کوئی مامور آتا ہے تو گروہ ہو جاتے ہین ایک موافق دوسرا مخالف اور ہر عقل سلیم والا جانتا ہے کہ اس وقت ایک جذب اور ایک نفرت [illegible] دو باتین ہوتی ہین - تب بیمار جیسے فائدہ اوٹھاتا ہے ایک تو وہ اپنے تئین بیمار خیال کرے دوسرے طبیب کو پہچان لیوے کہ یہ ضرور میرا علاج کریگا اسیطرح مرض کی بھی دو قسم ہوتی ہین ایک وہ موذی ہوتی ہین کہ انسان اُس سے تکلیف محسوس کرتا ہے دوسرے مستوی جیسے برص کا داغ کہ ہے تو مرض مگر اس کے مریض کو کوئی تکلیف نہین معلوم ہوتی یہ بڑھتا جاتا ہے مگر انسان کو اس کا دکھ نہین ہوتا اسیطرح انسان کی حالت ہے وہ دنیا مین آتا ہے برص کی طرح اُسے امراض لگے ہوئے ہوتے ہین اُسے اس بات کا علم نہین ہوتا - سب سے اول اُسے یہ چاہیئے کہ مرض کو دریافت کرے جس مین وہ مبتلا ہے - بہت لوگ ہین کہ کہتے ہین کہ ہم مسلمان ہین اور کلمہ گو ہین - مگر وہ مسیح کی ضرورت کو محسوس نہین کرتے بات یہ ہے کہ اسلام مین داخل ہونا ایک مشکل امر ہے اور خدا دانی کوئی منہ کی بات نہین جب سچے طور سے انسان کو آنکھ کھل جاتی ہے اس وقت اس کو خدا کا خوف اور خشیت پیدا ہوتی ہے - کبائر تو موٹے گناہ ہین جن کو ہر ایک جانتا ہے لیکن صغائر مثل چیونٹیون کے انسان کو چمٹے ہوئے ہین ان کا ترک کرنا ایک مشکل امر ہے ایک نئی تبدیلی جب تک انسان کے اندر نہ ہو تب تک اُسے اُنکا علم

[illegible]

ہی نہین ہوتا جب یہ ہو تو وہ محسوس کرتا ہے کہ مین ایک اور ہی نیا انسان ہون اس وقت تک اُس کی ترقی طلب بھی نہین ہوتی یہ اس وقت ہوتی ہے جب اس کے دل مین یہ خیال پیدا ہو کہ مین گناہون سے بچون

نفس کے تین اقسام

انسان کے نفس کی تین قسمین ہین ایک امارہ اس وقت تو یہ بہائم کی طرح ہوتی ہیں۔ اس کو اس بات کا کچھ علم نہین ہوتا کہ مین کیا کر رہا ہون جو کچھ نفس کرانا جاتا ہے۔ اس کے بعد نفس لوامہ ہے کہ انسان کو گناہون کا علم تو ہو جاتا ہے مگر اس کو قدرت عمل کی نہین ہوتی کبھی بچتا ہے اور کبھی پھر اس مین مبتلا ہو جاتا ہے لوامہ کے معنے ہین ملامت کرنیوالا یعنی اس کا نفس گناہ ہو نے پر اُسے ملامت کرتا ہے اس کے بعد پھر نفس مطمئنہ ہے کہ اُس کے گناہون کے اوپر کامل غلبہ اور قدرت نصیب ہوتی ہے وہ ہرگز ان کا مغلوب نہین ہوتا تب انسان آرام یافتہ ہوتا ہے۔ انسان کے لیئے ابتدا مین نفس لوامہ کا ہونا ضروری ہے تاکہ اُسے گناہون کی شناخت ہو جو گناہ کی زندگی بسر کرتا ہے اُس پر اُسے حسرت ہو یہ بات غلط ہے کہ کسی نبی یا ولی کے پاس جانے سے ایک دم مین ہی ایک پھونک سے سب کچھ ہو جاتا ہے اور وہ ہدایت پاتا ہے ہدایت تو اللہ تعالےٰ ہی دیتا ہے یہ نہ نبی کا کام ہے نہ کسی اور کا۔ سب سے اول انسان خود اپنے کبائر اور صغائر کا علم حاصل کرے اپنی گذشتہ زندگی کو دیکھے بُری مجلسون کو ترک کرے۔ نیک صحبت اور نیک مجلس کو تلاش کرے جب کوئی نیک آدمی اُسے ملجاوے تو سلیقہ اور ادب سے تحصیل کرے بے جا گفتگو ہرگز نہ کرے۔ بھلا بتلاؤ تو سہی اگر ایک بڑے طبیب کے پاس جاکر کوئی اس سے جھگڑا شروع کر دے تو اس سے علاج کرا سکتا ہے ہان تجربہ کرنا چاہیئے اگر علاج اچھا ہو تو اس کے پاس رہے ورنہ نہین کیا اگر ایک بچہ ابتدا ہی مین اوستاد سے الف پر بحث کرے کہ یہ الف کیون ہے تو وہ کیا حاصل کرے گا یہ تو بدبختی کی نشانی ہے انسان کو چاہیئے کہ طالب صادق ہو اپنی مختصر زندگی کے مطلب اور غایت کو پہچانے کہ مین کیون آیا ہون میرا کیا کام ہے خدا تعالےٰ فرماتا ہے ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون جن وانس کو اسی لیئے پیدا کیا ہے کہ وہ خدا کی محبت اور معرفت ان کو حاصل ہو اس لیئے خدا کی مرضی کے برخلاف جو باتین ہین ان کو دور کر کے ایک سعید اور سچا مسلمان ہو وے۔

انسان کا یہ خاصہ ہے کہ جب یقینی طور پر اُسے کسی چیز کا ضرر معلوم ہو جاوے تو اُس سے ضرور پرہیز کرتا ہے ایک انسان کو اگر کچھ معلوم ہو کہ یہ بھی سامنے دو ہی اور کہو کہ تین چار ماشہ کی ایک ڈلی سم الفار کی کھا جاؤ تو کیا باوجود اس کے کہ وہ جانتا ہے کہ یہ مہلک ہے اُسے کھا ئیگا ہرگز نہین کھائیگا اسیطرح زہریلے سانپ کے سوراخ مین ہاتھ نہین ڈالتا۔ ان ایام مین جہان کہین طاعون کثرت سے ہو کوئی وہان داخل نہین ہوتا کیون نہین صرف اس لیئے کہ ان کو یقین ہے کہ یہ سب ہلاکت ہے تو جس حال مین ان چیزون سے ڈرتا ہے تو طبعی طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر کیا وجہ ہے کہ گناہون سے نہین ڈرتا صرف یہی ہے کہ اس کو یقین نہین ہے اور اس کو اس بات کا مطلق علم نہین کہ گناہ مہلک ہے۔ جیسے پہلے بیان کیا ہے کہ کوئی گناہ چھوٹے ہوتے ہین اور کوئی موٹے اور جیسے بعض چیزین مثلاً ملاعون کے کیڑے اس قدر باریک ہوتے ہین کہ سوائے خوردبین کے نظر نہین آ سکتے اسیطرح گناہ بھی ایسے باریک ہوتے ہین کہ جب تک معرفت کی خوردبین نہ ہو تو کوئی ان پر آگاہی نہین پا سکتا صرف عارفانہ آنکھین ان کو دیکھتی ہین انسان کی عام معمولی زندگی مین کبائر اس لیئے نظر آتے ہین کہ وہ بھی معمولی گناہ ہوتے ہین اور صغائر کا ہرگز اُسے علم نہین ہوتا تو اول ان گناہون کا علم ہونا ضروری ہے جب انسان نفس لوامہ کی حالت مین ہوتا ہے تو اُسے ان گناہون کا علم ہوتا ہے اوس وقت وہ اُس خدا کو جو کہ بڑا غیور ہے اور غیرت رکھتا ہے ایمانی طور پر ہی نہین بلکہ عرفانی طور پر دیکھ لیتا ہے اور اسے معلوم ہوتا ہے کہ گناہ ایک سم قاتل ہے پھر اس سے بچنا چاہتا ہے

خدا نے جو یہ سلسلہ قائم کیا ہے اس سے دو مطلب ہین جو کہ خدا نے مجھ پر ظاہر کئے ہین ایک تو اندرونی اصلاح کہ دنیا مین جو تقوے طہارت گھٹ گیا ہے اس کو از سر نو قائم کیا جاوے۔ تین قسم کے انسان ہوتے ہین ایک قسم تو وہ کہ ہنسی۔ تمسخر۔ اور ٹھٹھے مین اپنی زندگی گذارتے ہین ان کو دین سے کام نہین۔ دوسرے اوسط درجے کے لوگ جو کہ اپنے اندر ملونی رکھتے ہین گناہ بھی کرتے ہین اور ساتھ ساتھ نیکی بھی کرتے ہین ان کی مثال ایسی ہے کہ جیسا کھانا کہ اس مین زہر ہو تو سارا کھانا ہی پھینکنے کے قابل ہو جاتا ہے ایک وہ ہین جو کہ باریک گناہون کے مرتکب ہین اگرچہ ظاہری طور پر ایک انسان سمجھتا ہے کہ یہ بڑے دیندار ہین لیکن عجب اور ریا اور باریک باریک معاصی مین مبتلا ہین جو کہ عارفانہ خوردبین سے نظر آتے ہین اب خدا کا ارادہ ہے کہ دنیا مین تطہیر اور پاکیزگی پھیلے اور ایک پاک جماعت پیدا ہو جو کہ خدا سے ڈرتے رہین اور نمونہ بنکر لوگون کو اپنی طرف کھینچے تاکہ لوگ گناہون سے بچین۔

دوسرا مطلب یہ کہ کسر صلیب ہو

اب آپ عیسائی مذہب کے غلبہ کو دیکھین کہ پادریون کا فتنہ کس قدر ہے۔ کیا کچھ نقصان انہون نے اسلام کو پہونچایا ہے ۳۰ لاکھ سے زیادہ مسلمان ان کے ہاتھون پر مرتد ہو چکے ہین ہر گاؤن مین ہر ہر محلہ مین انہون نے ڈیرہ لگایا ہے کروڑ ہا ر جات اور کتابین اسلام کی تردید مین ان کی طرف سے مفت شائع ہوئے ہین اور یہ اس قسم کے فتنے ہین کہ اس کی نظیر شروع سے لیکر کسی زمانہ مین نہین ملتی اور ان کے حملے مختلف طور پر ہین اگر طبابت اور ڈاکٹری ہے تو اس مین بھی ایک حملہ اسلام پر ہے اور پادری ترغیب دے رہے ہین کہ جس قدر عیسائی عہدہ دار ہین وہ اپنی وجاہت کے اثر سے دین عیسوی مین داخل کرنے کی کوشش کرین ان کے مرد اسی کام مین لگے ہین ان کی عورتین اسی کام مین لگی ہوئی ہین کہ کسی طرح اسلام کو ذلت پہونچے اور ہر طرح کے مکر و فریب کرتی ہین تاکہ ہمارے پیغمبر خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ایک ذلیل سے ذلیل انسان اور قرآن شریف کو ایک جعلی کتاب ثابت کرین۔ جو جوش تخریب اسلام کے لیئے ان کے دلون مین ہے الفاظ اُسے ہرگز ادا نہین کر سکتے اب ذرا غور کرو کہ دیکھو میرے اندر کیا خدا نے اپنے پاک دین کے لیئے اس قدر جوش بھی نہین دیا یاد رکھو کہ جس قدر توہین اور تحقیر اسلام کی گئی ہے اب خدا تعالےٰ چاہتا ہے کہ اس کا تدارک کرے اب دیکھو کہ ایک طرف صلیبی فتنہ انتہا کو پہنچ چکا ہے ایک طرف صدی ختم ہو گئی ہے ایک طرف اندرونی تقوے اور عبادت وغیرہ کیا باعتبار ظاہر اور کیا باعتبار باطن بالکل نہین رہا کسی طرف نظر اوٹھا کر دیکھو کوئی خوشی نہین ہوتی۔ فتح شکست کا مجھے خیال نہین خواہ فتح ہو یا نہ ہو محض ہمدردی سے مجھے یہ سب کچھ کلام کرنی پڑتی ہے۔ اگرچہ مجھ پر افترا کیئے جاتے ہین اور خود مجھے مفتری کہا جاتا ہے۔ ہنسی اور تمسخر مجھ پر کیا جاتا ہے مگر تاہم ایک جوش جو میرے دل مین ڈالا گیا ہے وہ مجھے چپ نہین رہنے دیتا میرا مدعا یہ ہے کہ خدا خوش ہو خدا میری دعا کو ضائع نہین کرتا۔

ایک وقت وہ تھا کہ مین اکیلا پھرا کرتا تھا اور اب دو لاکھ کے قریب لوگ میرے ساتھ ہین اور جب کہ مین

(باقی)

تنہا تھا اس وقت خدا نے کہا کہ مین تیرے لئے ایک جماعت بناؤنگا فوج در فوج تیرے پاس آوین گے اور مجھے تاکید کی کہ ان باتون کو تکبر سے نہ دیکھنا چنانچہ الہام مین لا تصعر کا لفظ موجود ہے - انسان طالب حق کیلئے ایک ہی نشان کافی ہوتا ہے اور یہ اس کتاب مین درج ہے جو کہ ہندو سکھہ - آریہ - مسلمان اور گورنمنٹ کے پاس موجود ہے بلکہ مکہ مین بھی روانہ کی گئی ہوئی ہے کوئی اس الہام سے انکار نہین کر سکتا یہ پیشگوئی اس حال مین لکھی تھی کہ مین گوشہ تنہائی مین تھا اور ایک احد من الناس تھا پھر ساتھ ہی یہ بھی بتلایا گیا کہ مخالفت ہوگی قتل کے ارادے ہون گے اور ایک بہت بڑی جماعت تجھکو دیجاویگی بعض پیشگوئیون کے بعض حصہ پورے نہین ہوئے جیسے لکھا تھا کہ بادشاہ تیرے کپڑون سے برکت ڈھونڈینگے یہ بھی پوری ہونے والی ہے جو اس کا حصہ پورا ہو چکا ہے اس سے گورنمنٹ کو بھی انکار نہین ہے اور یہ دلالت کرتا ہے اس امر پر کہ جب ایک حصہ پورا ہو گیا تو دوسرا ضرور پورا ہو کر رہے گا -

ہندوؤن کے مقابل ایک پیشگوئی لیکھرام کی تھی یہ ایک بڑا بد زبان آریہ تھا - پیغمبر خدا صلعم کو گالیان نکالتا اس کی کتابون کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک ایک سطر مین اس نے گالیان دی ہوئی ہین ایک ماہ قادیان مین رہا اور مجھ سے نشان مانگتا رہا کبھی کہتا چاند کو دو ٹکڑے کر دو کبھی کچھ کبھی کچھ آخر مین نے اسے کہا کہ دو نشان ہوتی ہین یا زندہ کو مارنا یا مردہ کو زندہ کرنا - اس نے خود لکھا کہ میری نسبت خبر دو مین نے توجہ کی خدا نے بتلایا کہ فلان سال فلان دن فلان وقت قتل سے اس کی موت ہوگی اس پیشگوئی کو شائع کر دیا فرداً فرداً اس سے واقف ہین پھر جسطرح بتلایا تھا اسیطرح قتل ہوا - نزول مسیح مین ہم نے اس کی لاش کی تصویر دی ہے وہ ارتھی پر پڑا ہوا ہے اور ہندو کھڑے ہو رہے ہین اور یہ وہ تصویر ہے جو کہ خود ہندوؤن نے شائع کی تھی غرضیکہ یہ ایسے امور ہین جو کہ بالکل انسانی طاقت سے باہر ہین جسطرح خدا نے چاہا اظہار کیا -

پھر مین کہتا ہون کہ ہمارا خدا تھکنے والا خدا نہین اور وہ صرف گذشتہ نشانون پر بس نہین کر چکا وہ ہر وقت طیار ہے - اگر گذشتہ نشانون سے ہمارے علماء مطمئن نہین ہین اور وہ ان کو نہین مانتے تو خدا تعالیٰ اور زیادہ دکھلا سکتا ہے - مین دعا کر سکتا ہون مگر یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ تحکم کو پسند نہین کرتا اور وہ عادت سے باز نہین آتا - صرف یہ مطلب اور مقصود ہونا چاہئیے کہ کوئی امر خوارق عادت ظاہر ہو ان کو کوئی حق نہین کہ نشان کی تخصیص اپنی طرف سے کرین اگر وہ حق کو دیکھکر تکذیب کرینگے تو خدا کی غیرت کو اور زیادہ جنبش ہوگی - یہ لوگ جو اسطرح کے سوال کرتے ہین کہ زمین کو الٹ کر دکھا دو ٹکڑے ٹکڑے کر دو اس طرح کے سوالات تو کفار آنحضرت پر کیا کرتے تھے یہ بات انسانی طاقت سے باہر ایک امر ہوگا - اگر وہ اسے نہ مانین تو پھر خود ویسا کر کے دکھادوین مین نے لیکھرام کی نسبت پیشگوئی کی اس نے میرے مقابل ایک ۳ سال کی پیشگوئی کی کہ مین ہیضہ سے مرجاؤنگا اب اس معاملہ کو سات یا آٹھ برس ہو چکے ہین اس کی تو ہڈیان بھی موجود نہ ہونگی حالانکہ مین خدا کے فضل سے چلتا پھرتا ہون ٭

یہ امور جو ایک صالح اور شریف کے واسطے قابل غور ہین بشرطیکہ وہ اپنے نفس کا علاج کرنیوالا ہو اس کو یہ موقعہ نہین ہے کہ بحث کرے اسے خیال کرنا چاہئیے کہ خدا کا ایک قہری نشان موت (طاعون) سر پر ہے کسی کو کیا علم کہ اس نے کہان تک سیر کرنا ہے پھر نشانون مین سے یہ بھی ایک نشان ہے کہ طاعون کو ہماری نصرت کے واسطے بھیجا ہے ہم نے اس کی خبر اس وقت دی جبکہ اس کا نام و نشان بھی نہ تھا اور اس سے کئی سال پیشتر یہ کلمہ کہا گیا تھا کہ دیا مسیح الخلق عدوانا اب گاؤن کے گاؤن آرہے ہین پس خدا کی خرق عادت کے یہی امور ہوتے ہین - جس شخص کے اندر حضرۃ ابوبکرؓ کی صفت ہوتی ہے اس کے واسطے نشانون کی چندان ضرورت نہین ہوتی صرف چہرہ کو دیکھکر شناخت کر لیا کرتی ہین ٭

محمد یوسف صاحب - یہ امور تو سب ٹھیک ہین آپ اور کوئی امر خلاف واقعہ قرآن نہین کہتے ہین لیکن مین صرف اپنی عقل کے موافق رفع شکوک چاہتا ہون اور جہالت سے متنفر ہون -

حضرت اقدس - دیکھئے ایک طرق دکھلا کا ہوتا ہے کہ ان کو حق ناحق سے غرض نہین ہوتی جس فریق کا مقدمہ لیلیا ہے اب اسی کی بات کرتے ہین اور ایک خیال انسان کے اندر ہوتا ہے جس سے وہ خوشبو - اور بدبو کا پتہ لیلیتا ہے وہ ایک قسم کا نور ہوتا ہے جس سے انسان معصیت سے بچا رہتا ہے اب ان عیسائی آریہ وغیرہ پر دیکھا گیا ہے کہ سب اپنے مذہب کی ترجیح کرتے ہین ورنہ ان کے پاس کوئی دلائل حقانیت کے نہین ہین ٭

محمد یوسف صاحب - یہ جو ہے کہ ہر صدی پر مجدد ہونا چاہئیے اس کے کیا معنے ٭

حضرت اقدس - یہ حدیث چونکہ مسلم ہے اس لئے ہمین اس کے جواب دینے کی کیا ضرورت ہے

البدر

گذشتہ نمبر مین ہم نے اپنے معزز ناظرین کو اس طرف توجہ دلائی تھی کہ وہ البدر کے آخیری صفحہ پر غور کرین کہ الصدیق کی بجائے کس مطبع اور قادیان کی بجائے کس مقام کا نام لکھا ہے اور اس سے کیا کیا نقص اخبار اور اس کی اشاعت مین ہو سکتے ہین وہ بھی پیش کر کے ان کا علاج بھی لکھدیا تھا کہ یہ نقص اس [illegible] صورت مین رفع ہو سکتے ہین کہ کوشش کر کے اخبار کی اشاعت کو ایک ہزار تک اس لئے کر دیا جاوے کہ ہمارے پاس ایک ہفتہ کا پورا کام ایک پریس کا ہو جاوے کیونکہ موجودہ اشاعت جو کہ ہے اس پر کسی صورت سے مطبع نہین رکھا جا سکتا مین امید کرتا ہون کہ میرے معزز ناظرین جنکو بہ نسبت دوسری غیر مذاہب اقوام کے بفضل خدا اپنی قومی ضرورتون کو مذہبی رنگ مین محسوس کرنے کا زیادہ مادہ خدا نے بطفیل امام الزمان عطا کیا ہے میری درخواست پر نظر غور کئے بغیر ہرگز نہ رہ ہون گے اور اگر آج ہر ایک موجودہ خریدار اپنی ہمت اور سعی سے صرف چار چار خریدار بہم پہونچانے کی کوشش کرے تو ایک ماہ کے اندر یہ سب شکایت رفع ہو سکتی ہے - البدر جیسے اخبار کی نسبت یہ کوشش کوئی مشکل امر نہین ہے صرف ہمارے احباب کو اپنے دوستون مین اس کا چرچا رکھنا اس ضرورت کو ان کو محسوس کرانے کی دیر ہے اور ہم نے تو واقعات حقہ کو اس لئے درج کیا ہے کہ ہماری تحریر کو اخبار نویسون کا ایک ڈھکوسلہ نہ خیال کیا جاوے بلکہ اسے ایک ضرورت حقہ خیال کر کے پورا کرنے کی کوشش کی جاوے ٭

خریدار - ۲۰۹ - راولپنڈی - مواہب الرحمان کے صفحہ ۱۲۹ پر جن خوابون کا ذکر ہے وہ البدر جلد ۱ صفحہ ۳۷ - مورخہ ۲۹ نومبر سنہ ۱۹۰۲ء کی ظہر و عصر کی ڈائری اور صفحہ ۵۴ - مورخہ ۷ دسمبر کی ڈائری مین درج ہین لیکن صفحہ ۳۷ والی رویا صرف البدر مین ہی مسلسل ہے ٭

ازالہ اوہام - پہلی ایڈیشن کا ازالہ اوہام جو کہ چھوٹی سائز پر طبع ہوا تھا ایک صاحب کو درکار ہے اگر کوئی صاحب فروخت کرنا چاہین تو دفتر البدر مین اطلاع دین

نسیم دعوۃ - حضرت اقدس کی نئی تصنیف جو کہ آریون کے جلسہ پر تحفہ کے طور پر ان کو دی گئی ہے اور جس مین قرآن کریم کے نئے نئے حقائق اور معارف

درس قرآن مجید

گذشتہ اشاعت سے آگے

اسیطرح ایک دفعہ ڈاکو اور چورون سے مین نے پوچھا کہ تم ڈاکہ اور چوری کو گناہ خیال کرتے ہو انہون نے کہا ہرگز نہیں مجھے چونکہ ان کے انتظامات کا علم تھا کہ ڈاکو کس طرح اکٹھے ہوتے ہیں اور چور کس طرح نقب زنی کرتے ہین کہان کہان پہرہ ان کا ہوتا ہے - پھر ایک اندر جاتا ہے ایک سامان کو پکڑنے والا ہوتا ہے ایک ڈاک چورون کی بندھی ہوئی ہوتی ہے کہ مال کو جھٹ دوسری جگہ پہونچا دین پھر جس زرگر سے ان کی سازش ہوتی ہو وہ سونا چاندی گلا نیکا سامان طیار رکھتا ہے کہ دیر نہ ہو مین نے ان سے پوچھا کہ جب تم آپس مین مال ایک دوسرے کے حوالے کرتے ہو تو اگر اس مین سے دوسرا کچھ نکال لیوے یا اگر چھین جاتے ہو تو دوسرا چوری سے کھود کر دے دے اور تم کو اطلاع نہ دے یا زرگر اپنے مقررہ حصے سے کچھ زیادہ رکھ لے تو پھر کیا کرتے ہو اس پر ان مین سے انہون نے جواب دیا کہ ہم ایسے خائن بے ایمان کی گردن مار ڈالین - مین نے کہا کہ خیانت اور چوری تو تمہارے نزدیک گناہ نہین - پھر اس کو سزا کیون دیتے ہو - کہنے لگے کہ نہین جی ایسے بے ایمان کو ہم کبھی شامل ہی نہیں کیا کرتے پھر مین نے ان کو کہا کہ جب تمہارا مال کوئی بے ایمانی سے لے تو تم اسے گناہ کہتے ہو بتلاؤ تو جو دوسرون کا مال [illegible] بلکہ ان لوگون کا ہوتا ہے یہ کونسی ایمانداری ہے [illegible]

غرضیکہ ان نظائر سے پتہ لگتا ہے کہ ہر بدکار اپنی بدی کے ارتکاب مین ضرور ملزم ہے ہان اب یہ سوال ہو سکتا ہے کہ انسان ان بدکاریون کا کیون مرتکب ہوتا ہے کہ پھر چھوڑ نہین سکتا یا اگر چھوڑنا چاہے تو اس کا کیا علاج ہے تو اس کا جواب ہے کہ خدا تعالے نے انسان کو جو قوائے عطا کئے ہین ان سے جب انکے تقاضائے کے موافق حسب فرمودہ الہی وہ کام نہین لیا جاتا تو ان کی قوت زائل ہوجاتی ہے اور جو قوت ان کی بالمقابل ہوتی ہے وہ ترقی پاتی ہے اور بہت نشوونما کرتی ہے یہ ایک ایسا بندھا ہوا قانون ہے کہ جس کے مشاہدہ کثرت سے اس عالم مین ہین تم نے دیکھا ہوگا کہ بعض ہندو فقیرون کے

انسان ان بدکاریون [illegible] اور اس کا علاج [illegible]

ہاتھ سوکھے ہوئے اور کھڑے ہوئے ہوتے ہین اس کی یہی وجہ ہوتی ہے کہ وہ ہاتھون کو ایک عرصہ تک کھڑا کر چھوڑتے ہین اور قدرت کے منشاء کے موافق ان سے کام نہین لیتے - نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کام کرنے کی طاقت ہاتھ سے زائل ہوجاتی ہے اسی طرح اگر آنکھ کو تم چالیس دن تک ایسی پٹی باندھ چھوڑو کہ اس سے کچھ نظر نہ آوے تو آخرکار پھر اس سے قوت بینائی کم ہو جاویگی اسیطرح سے جو لوگ نیکی کی قوتون سے کام نہیں لیتے آخرکار وہ دن بدن کمزور ہوکر زائل ہوجاتی ہین اور ان کے مقابل پر بدی کی قوت ترقی پکڑتی پکڑتی آخرکار ایک جزو طبیعت ہوجاتی ہے پس جو لوگ بدکاریون مین مبتلا ہین انکا علاج یہی ہے کہ وہ ان کو دن بدن دبانا شروع کرین اور نفس کی مخالفت پر زور دیوین اور ساتھ ہی ساتھ اللہ تعالی سے بھی مدد مانگتے رہین آخرکار وہ ایک دن ان سے نجات پا جاوین گے کیونکہ جیسے ہم نے پیشتر بیان کیا ہے خدا کا لا تبدیل قانون یہی ہے کہ ہر انسانی فعل کے بعد ایک فعل الہی صادر ہوتا ہے انسان اگر نیکی کے قوائے سے کام لیتا ہے تو خدا تعالی دن بدن [illegible] اور برکت دیتا ہے حتی کہ نیکی اس کی طبیعت کا جزو ہوجاتی ہے شکر نعمت پر از دیاد نعمت کی یہی فلاسفی ہے اور جو لوگ خدا تعالے کے دئے ہوئے قوائے سے ٹھیک کام نہین لیتے وہ دن بدن بدیون پر دلیر ہوکر خدا کا غضب حاصل کرتے ہین یعنی وہ [illegible] کرتے ہین اسی لئے عذاب کے مستحق ہوتے ہین +

پس اس تفصیل سے خوب ظاہر ہوگیا ہے کہ ختم اللہ مین کس قسم کا جبر انسان کے اوپر نہین ہے کیونکہ ختم اللہ تو ایک فعل الہی ہے جو کہ انسانی فعل کے بعد حسب قانون قدرت ضروری ہونا تھا - خدا تعالے نے ہدایت کے ہدایت کے سامان ان کے لئے مہیا کئے مگر انہون نے ان سے کام نہ لیا اس لئے جو قوائے ترقی ایمان کے ان کو عطا ہوئے تھے وہ ان سے لیلئے گئے اور حکمت بالغہ کا یہی نتیجہ ہونا چاہئے تھا - دیکھو اگر آج تم مین سے ایک کو تحصیلداری کے اختیارات دئے جاوین لیکن وہ ان کو استعمال نکرے اور تمام دن اور ہی کام کرتا رہے تو کیا گورنمنٹ وہ اختیارات اس کے پاس رہنے دیوے گی ہرگز نہین پس جبکہ دنیاوی مصلحت اور حکمت اس امر کا تقاضا نہین کرتی تو خدا تعالی پر کیون یہ امر لازم ہو سکتا تھا +

ختم - اس کے معنے نشان کے ہین دوسرے مہر کے اول معنون کے رو سے یہ معنے ہوئے کہ اللہ نے ان کے دلون اور کانو پر نشان یا علامت کردی تاکہ فرشتہ یا فرشتون کے رنگ کی انسانی مخلوق ان کو پہنچاکر ان سے مناسب حال سلوک کرے اہل فراست ان کو پہچان کر ان سے پرہیز کرین +

دوسرے معنون کے رو سے یہ معنے ہوئے کہ جب کسی شے پر مہر لگ جاتی ہے اس سے یہ مراد ہوتی ہے کہ کوئی شے اس کے اندر اب نہ داخل ہوسکتی ہے نہ باہر آسکتی ہے یعنی اب ان کے دل کان اور آنکھ کسی حقیقت تک پہونچنے سے محروم کردئے گئے ہین نہ حق داخل ہوسکتا ہے نہ کفر نکل سکتا ہے

قلوب ...... جمع قلب کی بمعنے دل - اس سے مراد گوشت کا وہ ٹکڑا نہین ہے جو آنکھون سے نظر آتا ہے وہ تو ایک گدھے مین بھی ہوتا ہے بلکہ قوت اور اکیہ جسکا ایک مجہول الکنہ تعلق اس انسانی قلب کے ٹکڑے سے ہے + قلب پر ختم کا یہ باعث ہوا کہ ان کو قلب الہی اس لئے دیا گیا تھا کہ وہ سوچتے کہ یہ شخص (محمد صلعم) مدت سے ہم مین رہتا ہے - اس کے اخلاق - عادات - تعلقات - معاملات بین دین وغیرہ سب امور پر نظر مارتے اس کی گذشتہ زندگی کو جانچتے - اس کی خلوت - جلوت - کے حالات کا مطالعہ کرتے آنحضرت صلعم نے دعوی کیا اور فرمایا قد لبثت فیکم عمراً من قبله افلا تعقلون اس دعوی اور تحدی پر غور کرتے جب اُنہے نے قلب سے قلب کا کام نہ لیا اور اس کو معطل رکھا تو آخر اللہ تعالی نے وہ نور ایمان ان سے لیلیا +

سمع - بمعنی کان اور سننا - اس پر ختم کا یہ باعث ہوا کہ اگر اس کا قلب اس قابل نہ تھا تو پھر کانون سے آپکی (یعنی آنحضرت صلعم) کی تعلیمات اور دعاوی اور دلائل کو ہی سنتا مگر جب یہ بھی نہ سنا تو آخر خدا نے یہ قوت بھی لیلی +

الابصار بمعنی بصر یعنی بینائی - اس پر پٹی اس لئے پڑگئی کہ سمع اور قلب کے جاتے رہنے کے بعد اگر قوت بینائی سے جو باقی رہ گئی تھی اُس سے کام لیتا - آپکے ساتھ جو نشان تائیدات الہی کے تھے ان پر نظر ڈالتا - اپنے شہر کے چیدہ اور قابل قدر آدمیون کو دیکھتا کہ وہ کس کے ساتھ ہوتے جاتے ہین تو بھی اُسے راہ حق ملجاتا مگر جب اُس نے اس سے بھی کام نہ لیا تو خدا نے یہ بھی اس سے لیلیا - غرضیکہ کفر کیا تو قلب گیا - انذار

تازہ حالات

اور دلچسپ خبرین

قادیان آریہ سماج کا پہلا سالانہ جلسہ اور منیم دعوت

احمدی نومسلمون کی طرف سے جو ایک اشتہار تحقیق مذاہب کا نکلا تہا اس نے ایک غیر معمولی جوش آریہ سماج مین پیدا کردیا۔ اور اسی کا نتیجہ یہ جلسہ تہا۔ جسمین مختلف بلاد اور قادیان کے گرد و نواح کے سکھ جاٹون اور دیگر سناتن دہرم ہندوان کو یہ خلاف واقعہ امر جتلا کر کرکے کہ حضرۃ مرزا صاحب سے مباحثہ ہوگا شامل کیا گیا تہا تاکہ جلسہ کی رونق زیادہ ہو دو دن تک یہ جلسہ قادیان مین رہا اور جیسے کہ قومین حقائق اور معارف سے محروم ہین خالی ڈہول کی طرح اوپر سے شور مچانا چاہتے ہین وہی کارروائی اُن سے یہان بھی... سرزد ہوئی۔ بیچارے اس کے سوا کر بھی کیا سکتے تھے اس اشتہار کے ذریعے سے جو داغ ندامت ان کو لگا ہے اس کے دہونے کا صرف یہی ذریعہ ان کو سوجہا کہ قادیان مین ایک جلسہ کرین حالانکہ جو طریق حق شناسی کا احمدی نومسلمون نے پیش کیا تہا وہ ایک ایسا طریق تہا جس سے ہر ایک مذہب اور ملت کا آدمی فائدہ اوٹہا سکتا تہا اور آریہ سماج کے واسطے ایک عمدہ موقع تہا کہ حسب درخواست مشتہران لاہور مین ایک کانفرنس مذہبی کرتے اور اس مین اپنے مذہب کے لیڈنگ ممبر جج مقرر کیے جاتے جنکا تعلق نہ آریہ سماج سے تہا نہ اسلام سے اور پہر اپنے اپنے مذہب کی خوبیان جو کہ آریہ سماج اور حضرت میرزا صاحب بیان کرتے اس پر وہ لوگ فیصلہ دیدیتے لیکن چونکہ آریہ سماج اس مین تہیدست تھی اس لیے اس نے اپنی عزت اسی مین دیکھی کہ خون لگاکر شہیدون مین مل جاوے۔ مگر ہمین کامل امید ہے کہ سلیم الفطرۃ اور ذی شعور لوگ اُن کے اس ہتکنڈے اور بدیسی کو خوب تاڑ گئے ہونگے۔

اس جلسہ مین آریہ صاحبان نے حضرۃ میرزا صاحب کو بار بار مدعو کیا کہ وہ آکر بحث کرین مگر جب اہنی مین سے چند آدمیون نے آکر حضرت میرزا صاحب سے کہا کہ آپ کیون نہین تشریف لاتے تو آپنے فرمایا کہ ایسے مباحثے جنمین لتو توادرمیان مین ہوتی ہے اس مین ایک قسم کی بدمزگی ہوتی ہے سلامت روی اور راستی سے اگر کوئی بات ہو تو ہمین عذر نہین ہوتا میرا پہلے ہی سے ارادہ ہے کہ قادیان مین ایک ایسی جگہ بنائی جاوے جہان مختلف مذاہب اور فرقہ کے لوگ آکر آزادی سے کلام کر سکین مگر آج کل مباحثات کی صورت یہ ہے کہ رفتہ رفتہ فحش کلامی اور گند تک نوبت پہنچتی ہے مین وہ طریق پسند کرتا ہون جس مین سب مساوی ہون جیسے تین گھنٹہ تک ایک فریق کا ممبر بولے تو دوسرے کا کوئی حق نہ ہو کہ وہ ایک کلمہ بھی بول سکے اور تقریر ایسے پیرایہ مین ہو کہ جس سے کسیکا دل نہ دکھے ناجائز ایسا حملہ کسی پر نہ کیا جاوے جو خود اس پر ہو سکتا ہے پہر اس کے بعد دوسرا فریق بھی اسی رعایت سے ۳ گھنٹہ تک بولتا رہے۔ ہم مانتے ہین کہ ہر ایک قوم مین شریف آدمی ہوتے ہین مگر عوام مین جوش زیادہ ہوتا ہے۔ بعض باتین محل پر چسپان کی جاتی ہین عوام ان کو غلط فہمی سے کچھہ اور سمجھکر اشتعال مین آجاتے ہین اور یہ بات کسی پر خاص نہین ہے ہندو۔ عیسائی۔ مسلمان۔ سب اس مین شامل ہین اس لئے میرا جانا خلاف مصلحت ہے عام طور پر اب آپ تشریف لائے ہین تو ہم کلام نہین کرتے ایسے موقعون پر ٹھنڈے دل سے شریف لوگ بہت کم ہوتے ہین قبول کرنا نکرنا دوسری بات ہے لیکن اگر ٹھنڈے دل سے سنین تو مزا آجاتا ہے۔ ایک ادنی دس روپے کا مقدمہ ہوتا ہے تو اس پر مجسٹریٹ کتنی بہتیان بین کرتا ہے بیان لئے جاتے ہین۔ گواہ لئے جاتے ہین۔ تاریخین ڈالی جاتی ہین۔ تب جاکر وہ فیصلہ کرتا ہے تو مذہبی امور مین کس قدر چہان بین ضروری ہے اور جس طریق سے یہ لوگ باتین کر رہے ہین کیا اس سے حق کھل سکتا ہے یہ تو ہاربیت کا خیال ہے بعض سوالات ایسے ہوتے ہین کہ سائل تو ان کو ۵ منٹ مین بیان کرسکتا ہے جیسے علم طبعی کے مسائل۔ مگر جواب کے واسطے ۵ گھنٹہ درکار ہوتے ہین ایسے امور مین حفت کی پابندی بھی ظلم عظیم ہوتی ہے خدا کے لئے بات کرنے مین گیان ہوتا ہے چند ایک سمجھدار تو چپ رہینے مگر عوام الناس کو کون روکے پہر اگر مین جاؤن اور کوئی فساد ہو تو وہ میرے ذمے لگے اس لئے مین گوشہ تنہائی کو پسند کرتا ہون چند ورق مین نے لکھے ہین وہ ہیا جلسہ مین چہاپکر بہیجدونگا۔

اور اکثر لوگون نے آکر بیان کیا کہ ہم تو صرف اسی لئے آئے ہین کہ آپ کی زیارت ہوجاویگی

جس امر کا اندیشہ حضرت اقدس کو تہا باوجودیکہ حضرت اقدس تشریف نہین لیگئے مگر آریہ سماج نے اپنے قول و فعل سے بتلا دیا کہ نقض امن کا اندیشہ ضرور ہے اور اس طرح سے ایک بڑا معجزہ حضرۃ اقدس کا اس جلسہ کے آخری دن مین ظاہر ہوا اور آریہ صاحبان جو گلا پہاڑ پہاڑ کر نشان طلب کر رہے تھے ان کو ایک بین نشان ملگیا اور حضرت میرزا صاحب نے ان کی دعوت کے مقابلہ مین جو کچھہ فرمایا تہا اس کے بعد ایک ایک لفظ کی تصدیق ہوگئی۔ یکم مارچ کو بعد از دوپہر جب لالہ یوگندرپال صاحب لکچر کے لئے کھڑے ہوئے تو انہون نے ایک فرعونی رنگ مین یہ کہا کہ مین اب قرآن کا پول ظاہر کرتا ہون اگر مرزا صاحب مین طاقت ہے تو وہ میری زبان بند کرلین مرزا صاحب تو اُس وقت موجود نہ تھے اور نہ وہ سنتے تھے اور نہ مرزا صاحب کو اس قسم کی طاقت کا دعوی ہے مگر میرزا صاحب کا خدا موجود تھا وہ اس فرعونی آواز کو سنتا تہا اور جس ترتیب اور تدریج سے وہ ہر ایک ایسے متکبر کی زبان کو بند کیا کرتا ہے اسی طرح سے ان کی زبان بھی بند کی گئی لالہ یوگندرپال نے مورخہ ۲۷ اور ۲۸ فروری کو بہت بیباکی سے کام لیکر ایسے ایسے الفاظ اپنی زبان سے نکالے تھے جن سے اہل اسلام مین جوش پیدا ہوتا تہا اور قادیان کے مسلمان جو کہ اگرچہ حضرت مرزا صاحب کے مرید نہین ہین ان باتون کو سنکر بہ تقاضائے غیرت مشتعل ہوتے تھے اور چند ایک ذی شعور آریہ ان کی اس حالت کو دیکھکر یوگندپال صاحب کو انہا رون سے منع کرتے رہے بلکہ پولیس کے افسر جو کہ منتظم پولیس کے انچارج ہوکر قادیان مین اس جلسہ پر آئے تھے اون پر بھی یہ حقیقت کُھل چکی تھی۔ جب لالہ صاحب نے یہ فرعونی کلمات کہکر اپنی زبان خدا کی کلام مین حقارت آمیز اور ناپاک الفاظ مین کھولی تو اس وقت پولیس افسر صاحب نے اپنے فرائض منصبی کو مدنظر رکھکر ایک رقعہ آریہ سماج کو روانہ کیا کہ ان کو تاکید کردی جاوے کہ یہ کلام کرنے مین اپنی زبان کو قابو۔۔۔ ہم لالہ صاحب کو ایسا مسلوب الحواس تو خیال نہین کرتے کہ انہون نے رقعہ کے مضمون کو نہ سمجہا مگر ہان ان کو اپنی فطرت سے ضرور معذور خیال کرتے ہین چنانچہ پہر اسی قسم کے خطرناک اشتعال دہ الفاظ ان کی زبان سے نکلے جس سے پولیس افسر کو نقض امن کا اندیشہ پیدا ہوا اور آخر کار ان کو عین جلسہ مین کھڑا ہوکر کہنا پڑا۔

کہ مین تم کو بحیثیت ایک گورنمنٹ افسر کے

کہتا ہون کہ اپنی زبان کو روکو

ہمارے ناظرین سمجھ سکتے ہین کہ ایک شریف آدمی کے لئے برسر مجلس یہ کہا جانا کسقدر عظیم الشان بات تھی جو کہ ایک غیرتمند کو دریائے ندامت مین ڈبو دیتی ہے مگر یہان تو وہ مثل تھی کہ شرم چہ کتی است کہ پیش مردان بیاید لالہ صاحب کو ان الفاظ نے بھی کچھ اثر نہ کیا اور ان کو مطلق خیال نہ آیا کہ مجھے ایک گورنمنٹ کے افسر نے روکا ہے اور انہون نے سٹیج پر کھڑے ہو کر اپنی آریہ قوم کا گورنمنٹ کی وفادار رعایا ہونے کا یہ نمونہ پیش کیا کہ باوجود ایک گورنمنٹ افسر کے رد کئے گئے مرغی کی ایک ٹانگ کی طرح پھر بھی وہی بات رکھی آخرکار اس شوخی اور دل آزار کلام کو دیکھکر لالہ رام بھج دت صاحب پردہان پریزیڈنٹ آریہ سماج پرتی ندھی کو خود اٹھکر بھری مجلس مین علی الاعلان یہ کہنا پڑا۔

مین بحیثیت پردہان آریہ سماج ہونے کے لالہ لوگند رپال کو کہتا ہون کہ وہ اپنی زبان کو سنبھالین

ناظرین اس ندامت کا اندازہ کرین جو کہ ایک بھری مجلس مین جس مین قریباً ایک ہزار سے زیادہ لوگ موجود تھے ایک شخص کی اس طرح گت بنائی جانے سے پیدا ہو سکتی تھی آخرکار اسپر لالہ لوگند رپال دریائے ندامت مین غرق ہو کر بیٹھ گئے اور کہا کہ مین تقریر نہین کرتا گویا لالہ صاحب کے پاس صرف فحش اور گندہ بولنے اور دل آزار کلمات کہنے کے سوا کچھ اور نہ تھا اور ان کی وید کی تعلیم کا ہی کچھ ماحصل ان کے پاس تھا ..... جس کے بیان سے ان کو متواتر روکا گیا اس کے بعد چند ایک آریہ صاحبان نے اُن کو کہا کہ عیسویت کی تردید مین کچھ کہو اور انہون نے جرأت بھی کی مگر آخرکار حوصلہ نہ پڑا اور پھر کھڑے ہو کر جھاگ کی طرح بیٹھ گئے

غرضیکہ اس طرح سے اسلام کے قادر خدا نے ان کی زبان بند کر کے اپنے بندے مرزا غلام احمد صاحب کی عزت ظاہر کی اور دست بدستی معجزہ اور نشان ان کو دیا اور ظاہر کر دیا کہ حضرت میرزا صاحب کا یہ کہنا کہ مین اس لئے نہین جاتا کہ فساد نہ ہو پڑے بالکل درست ہے جبکہ مرزا صاحب جلسہ مین موجود نہیں ہین تو ان لوگون کے اشتعال کی یہ حالت ہے اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ اگر حضرت میرزا صاحب تشریف لے آتے تو کیا کچھ بنتا ہوتا اور اس اتنی کارروائی سے معلوم ہو سکتا ہے کہ اس وقت آریہ اور احمدی فرقہ مین سے کونسا فرقہ امن پسند اور صلح دوست ہے آریہ صاحب تو اپنے زعم مین ایک سخت یورش کے ساتھ خود پسندی کر کے یہان آئے تھے اور حملہ کرنا چاہا تھا مگر خدا نے اُن کے ہتھیارون سے خود انہی کو نشانہ بنا دیا اس واقعہ سے ہر ایک ذی عقل سمجھ سکتا ہے کہ حضرت میرزا صاحب کا اس قسم کی مباحثون کی دعوت مین شریک ہونے سے انکار کس قدر مصلحت پر مبنی ہے اور وہ لوگ جو کہ حضرت اقدس کو بار بار نکتہ کے لئے مدعو کرتے ہین کس قدر مفسدہ پرداز ہین اور ان کے ارادہ اور نیتین کس قدر بد ہوتی ہین بہرحال یہ ایک عجیب نشان اور معجزہ ہے ہم اپنے امام اور احمدی بھائیون کو مبارکباد دیتے ہین انی مھین من اراد اھانتک کا نظارہ کس طرح ظاہر ہو رہا ہے سچ ہے والعاقبۃ عند ربک للمتقین +

قصیدہ من تصنیف شیخ عبدالصمد صاحب احمدی ساکن صدر بازار چھاؤنی سیالکوٹ

جب سے جلوہ دکھا دیا تو نے	اپنا شیدا بنا لیا تو نے
جام وحدت پلا دیا تو نے	حق سے مجھکو ملا دیا تو نے
مین تھا بھولا ہوا رہ مولا	سیدھے رستے لگا دیا تو نے
میری بے نور آنکھ کو پیارے	نور احمد دکھا دیا تو نے
ایک دم بھی نہین قرار مجھے	جب سے جلوہ دکھا دیا تو نے
بالیقین ہے تو ہی مسیح زمان	دین مردہ جلا دیا تو نے
لوگ عیسیٰ کو رب بناتے تھے	ابن مریم بنا دیا تو نے
جس کا مسکن کہین تھا عرش برین	اس کا مدفن دکھا دیا تو نے
کون مانے تھا موت عیسیٰ کی	کس طرح سے منا دیا تو نے
خالق و غیب دان حی و قدیر	کہنے والا ہرا دیا تو نے
ایک موہوم بت نصاریٰ کا	توڑ کر کے دکھا دیا تو نے
ماحی شرک ہے تو ای مہدی	شرک جگ سے مٹا دیا تو نے
نیوگ کی رسم کو چھپاتے تھے	اُس کا پردہ اُٹھا دیا تو نے
ہندو کہتے تھے لوگ نانک کو	اس کو مسلم بنا دیا تو نے
صدق اسلام کے دکھانیکو	پاک چولا دکھا دیا تو نے
جنسے ملا یہود سیرت تھے	سب کو الّو بنا دیا تو نے
درس قرآن جو چھوڑ بیٹھے تھے	ان کو چسکا لگا دیا تو نے
کچھ نہ آتا تھا حظ نمازون مین	ذائقہ کیا چکھا دیا تو نے
جس نے اپنا بنا لیا تجھ کو	اُس کو رب کا بنا دیا تو نے
تیرے ملنے کو گھر سے جو آیا	اس کو رب سے ملا دیا تو نے
تیری راہ مین جو سد راہ ہوا	اس کو نیچا دکھا دیا تو نے
ہین دعائین تیری پذیر اب	حق سے سب کو دلا دیا تو نے
آتھم و لیکھرام و اندرمن	اور دیانند اوٹھا دیا تو نے
ہوکے مامور حق تعالےٰ سے	ایک عالم ہلا دیا تو نے
کوئی مانے نہ مانے پر ہم کو	سب سے بہتر بنا دیا تو نے
اپنی نصرت کی پاک حق سے خبر	سب کو گھر گھر سنا دیا تو نے

(باقی آئندہ)

یکم اپریل سنہ ۱۹۰۳ء سے منی آرڈرون کی فیس مین یہ ترمیم کی گئی ہے کہ ہر پچیس روپے کے لئے چار آنے اور اس کی تعداد ہر پانچ روپیہ یا پانچ روپے کی کسر کے لئے ایک آنہ لیا جاویگا +

ممالک متوسط مین قحط کے خیراتی کامون کے مزدورون مین گذشتہ ہفتہ مین ۱۰ ہزار آدمیون کا اضافہ ہوا اور اب ان کی تعداد تین ہزار تک پہنچ گئی ہے +

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ رنگون کی عدالت سے پادری مارو صاحب اور مسٹر سنڈر ایڈیٹر اخبار نیوز کو ایک لائیبل کے مقدمہ مین بالترتیب تین سو اور ڈیڑھ سو روپے جرمانہ کی سزا ہوئی +

میرٹھ مین شدت طاعون سے بازار خالی ہو گئے لوگ کاروبار چھوڑ کر بھاگ گئے ہین +

۲۱ فروری تک کل ہندوستان مین طاعون سے ۲۶ ہزار کے قریب موتین واقع ہوئی ہین +

چنیوٹ مین طاعون کا اس قدر زور ہے کہ تین چوتھائی شہر خالی ہو چکا ہے

گوجرانوالہ سے افسوسناک خبر آئی کہ وہان طاعون سے ہر روز کئی جانین تلف ہوتی ہین +

چند روز ہوئے امیر کابل کے محل شاہی مین آگ لگ گئی مگر کوشش سے فوراً ... بجھائی گئی ہز ہائینس امیر کابل نے ان تمام آدمیون کو سنہری تمغے عطا کئے جنہون نے آگ بجھانے مین مدد کی تھی

سنہ ۱۸۹۷ء سے آج تک یعنی گذشتہ پانچ سال مین صوبہ پنجاب مین طاعون سے کل ۳ لاکھ ۸۴ ہزار مریض اور ۲ لاکھ ۶۲ ہزار آدمی ہلاک ہوئے

سمالی لینڈ کے ملا کی فوج مین ہیضہ پھیلا ہوا ہے اس وقت جبکہ جہاد بند ہے تو آخرین انجام یہی ہونا ہے بہتر ہے کہ امام وقت کی اطاعت کر کے جنگ سے دست بردار ہون

حجاز ریلوے کی تعمیر کے لئے آج تک تمام ممالک سے اسی لاکھ روپیہ چندہ ہوا ہے یہ ریلوے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا نشان ہے

ضروری اطلاع

حضرت اقدس نے تجویز فرمایا ہے کہ بیعت کنندگان کی پوری تعداد معلوم کرنے کے لئے ایک نیا رجسٹر کھولا جائے ہر ایک احمدی متنفس کو تاکید ہے کہ اپنے گرد و نواح مین ہر جگہ اطلاع کر دے کہ ہر ایک مقام اور گاؤن کا سربرآوردہ احمدی ممبر اپنے اپنے مقام کے احمدی ممبرون کی ایک مکمل فہرست بقید نام و ولدیت و ذات و تاریخ بیعت و پیشہ و مفصل پتہ سکونت عارضی و اصلی کے بناکر

اور اب ہم پردہان صاحب سے سوال کرتے ہین کہ کیا وہ اسی شخص کو بار بار حضرة میرزا صاحب کے مقابلہ پر پیش کرنیکو طیار ہون؟

شیخ فیض علی صابر مینیجر اخبار نے مطبع بشیر ہند امرتسر سے چھپوایا +